اسلامی ہیروز

چار ائمہ

فقہ کی اہمیت

وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَ إِلَىٰ أُوْلِى الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنبِطُونَهُ مِنْهُمْ (النسآء 83)

اگر وہ اسے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور اپنے میں سے صاحبانِ امر کی طرف لوٹادیتے تو ضرور ان میں سے وہ لوگ جو (کسی) بات کانتیجہ اخذ کرسکتے ہیں اس (کی حقیقت) کو جان لیتے

وَ من یرد اللہ بہ خیرًا یفقهه فی الدین

معاویہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرے اسے دین کی سمجھ عنایت فرما دیتا ہے(البخاری ، المسلم)

فقہ کسے کہتے ہیں؟

فقہ کے لغوی معنی گہری بصیرت اورگہرے فہم کے ہیں۔ اصطلاحی اعتبار سے فقہ سے مراد شریعت کے عملی احکام کا وہ تفصیلی علم ہے جو تفصیلی دلائل کی بنیاد پرہو

فقیہ کون ہوتا ہے؟

وہ جو قرآن و حدیث کے نصوص کا تفصیلی علم رکھتا ہو اور ان کی صحت کی تصدیق کے بعد دلائل کی بنیاد پر فیصلے اخذ کرسکتا ہو (فقیہ اور محدث کا فرق) وہ جو قابل اعتبار اور ناقابل اعتبار حدیث میں فرق کرسکے اور حدیث کے راویوں کو پرکھ سکے محدث ہے

اصول فقہ کیا ہے؟

وہ قواعد اور احکام جن کے ذریعے شریعت کے فروعی یعنی جزوی احکام کو تفصیلی دلائل سے اخذ کیا جاسکے

ضرورت فقہ

انسان کی مکمل زندگی میں عقائد، عبادات، معاملات اور معاشرت سے متعلق ان گنت مسائل کے لیئے قرآن، احادیث اور لاتعداد اقوالِ صحابہؓ ہیں، انسان اپنی لا متناہی مصروفیات اور عربی سے ناواقفیت کی بنا پر ہر مسئلہ کا خود حل نہیں ڈھونڈ سکتا ۔ پھر کہیں ابہام و اجمال بھی ہے جہاں اجتہاد اور استنباط کی ضرورت ہے(ترمذی)

5

معاذ بن جبلؓ کو جب رسولﷺ نے یمن کا گورنر بنا کر بھیجا تو انہیں چند ہدایات کیں پھر ان سے پوچھا''اگر تمہارے سامنے کوئی مسئلہ پیش ہو تو کس طرح فیصلہ کرو گے؟ معاذؓ نے عرض کیا اللہ کی کتاب سے ۔ حضورب نے ارشاد فرمایا ''اگر تمہیں کتاب اللہ میں نہ ملے تو ۔ انھوں نے عرض کیا پھر سنت رسولؐ سے ۔ رسول اللہ نے فرمایا اگر تمہیں سنت رسولؐ میں بھی نہ ملے تو عرض کیا پھر اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور اس میں کوئی کمی نہیں اٹھا رکھوں گا ، رسول اللہؐ نے ان کے سینے پر دست اقدس پھیرا اور فرمایا اللہ کا شکر ہے جس نے اپنے رسول کے قاصد کو اس چیز کی توفیق عطا فرمائی جس سے اس کا رسول خوش ہوتا ہے''(ترمذی)

عمر بن العاص رضی اللہ عنہ نے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ‘ آپ نے فرمایا کہ جب حاکم کوئی فیصلہ اپنے اجتہاد سے کرے اور فیصلہ صحیح ہو تو اسے دہرا ثواب ملتا ہے اور جب کسی فیصلہ میں اجتہاد کرے اور غلطی کر جائے تو اسے اکہرا ثواب ملتا ہے (صحیح بخاری)

صحابہ کرامؓ کا اجتہاد

* معاذ بن جبلؓ

* غزوہ بنو قریظہ میں عصر کی نماز

* عمر فاروقؓ کے فتاوی

* علیؓ کے فتاوی

* عبداللہ بن مسعودؓ، عبداللہ‌بن عباسؓ اور ابن عمرؓ کے فتاوی

فقہ کے ماخذ

۱) : قرآن ۲): حدیث

۳) : اجماع (رسولﷺ کی وفات کے بعد امت کے مجتہدین کا متفق ہو جانا)

۴): قیاس(کسی مسئلہ کے بارے میں قرآن و حدیث میں براہ راست وضاحت نہ ہو اور ملتے جلتے مسئلہ سے فیصلہ کیا جائے)

فقہ اسلامی کا دائرہ

* عبادات

* معاشرت(مناکحت)(نکاح، طلاق، وراثت،وصیت، ولایت)

* معاملات(خرید و فروخت،رہن،اجارہ،ہبہ)

* مرافعات(عدالتی قوانین)

* دستوری قوانین(حکومت و شہریوں کے حقوق و فرائض)

* عقوبات (حدود و سزائیں)

* بین الاقوامی قوانین

چار ائمہ

۱) : امام ابو حنیفہؒ

۲) : امام مالک بن انسؒ

۳) : امام الشافعیؒ

۴) : امام احمد ابن حنبلؒ

امام ابو حنیفہؒ

* کوفہ میں ۸۰ ھجری میں پیدا ہوئے، گھرانہ فارس سے تھا اور ریشم کی تجارت کرتے تھے

* نام نعمان بن ثابت ، کنیت ابو حنیفہ تھی، حنیف کے معنی روشنائی کے ہیں

* والد نے علیؓ سے اپنے بچپن میں ملاقات کی تھی اور انہوں نے ان کے آل و اولاد کے لیئے دعا کی

* رسولؐ نے فرمایا ''اگر ایمان ثریا ستارہ کی بلندی پر بھی ہوگا تو اہل فارس کی قوم کے کچھ لوگ وہاں سے بھی ایمان کو لے آئیں گے''(بخاری، مسلم)

امام سیوطی کہتے ہیں'' اس حدیث میں امام ابو حنیفہؒ کی طرف اشارہ ہے کیونکہ اہل فارس سے کوئی امام ابو حنیفہؒ کے مرتبہ علم کو نہیں پہنچا''

والدہ سے بے لوث محبت و اطاعت

بحیثیت ریشم کے تاجر

* نہایت امانتدار اور دیندار تاجر تھے

* ایک عورت ریشمی کپڑا بیچنے آئی ۱۰۰ درہم مانگے آپ نے ۴۰۰ درہم میں خریدا جو اس کی اصل قیمت تھی

* غریب عورت کو ریشمی لباس ۴ درہم میں دے دیا

* آپ کی غیر موجودگی میں آپ کے ساتھی نے عیب زدہ مال گاہک کو عیب بتائے بغیر فروخت کردیا ، ابو حنیفہؒ کو علم ہوا تو سارے مال کی قیمت صدقہ کردی

* تجارت کے نفع کو سال بھر جمع کرتے اور پھر اس سے اساتذہ اور محدثین کی ضروریات اور پوشاک کا بندوبست کرتے

* اچھے کپڑے،جوتے اور اچھی خوشبو استعمال کرتے۔ بوسیدہ لباس میں کسی کو دیکھا تو فرمایا" تم نے حدیث نہیں سنی کہ اللہ کو پسند ہے کہ وہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندے پر دیکھے"

تعلیم

* ایک دفعہ امام شعبیؒ سے ملاقات ہوئی انہوں نے مشورہ دیا کہ بازار سے زیادہ اہل علم کی صحبت میں وقت گزارو
* سب سے پہلے علم الکلام میں مہارت حاصل کی(مجادلے اور مناظرے کے لیئے مشہور ہوئے)
* ایک عورت نے ایک دفعہ طلاق سے متعلق سوال کیا اس کے بعد سے امام حماد بن ابی سلمانؒ کی شاگردی اختیار کی
* امام حمادؒ امام ابرہیم نخعیؒ کے شاگرد تھے اور امام نخعی علقمہؒ کے اور علقمہؒ عبداللہبن مسعودؓ کے شاگرد تھے
* ۱۲۰ ھجری امام حماد کی وفات تک ان ہی سے منسلک رہے اور ان کی وفات کے بعد ان کی جگہ استاد مقرر ہوئے

* قرآن مجید حفظ کیا اور نماز میں تلاوت کرتے اور مہینے میں ۷ دفعہ قرآن ختم کرتے،، عربی لغت میں بھی مہارت حاصل کی

* عطاء بن ابی رباحؒ سے تفسیر،حدیث اور فقہ کی تعلیم عکرمہ(ابن عباسؓ کے شاگرد)،نافع(ابن عمرؓ کے شاگرد) امام الشعبیؒ ، امام الزہریؒ ، امام اعمشؒ ، امام عمروبن دینارؒ سے لی

* شیعہ علماء زید بن علی، امام جعفرصادقؒ اورامام باقر، سے بھی سیکھا اسکے بعد دوبارہ کوفہ تشریف لے گئے اور فقہ حنفی کی بنیاد ڈالی

* اس وقت صرف علماء کی دو اقسام تھیں ، ایک وہ جوصرف فقہ میں مہارت رکھتے تھے دوسرے وہ جو عقائد و فلسفہ سے غرض رکھتے۔ امام ابو حنیفہؒ نے اعتدال کا رویہ اختیار کیا اور فقہی علوم کو مرتبہ کمال تک پہنچایا

کیا امام ابو حنیفہؒ تابعی تھے؟

* حافظ ابن حجر عسقلانی اور امام نوویؒ کے مطابق امام ابو حنیفہؒ تابعی ہیں کیونکہ انھوں نے چار صحابہ کرامؓ سے ملاقات کی(انس بن مالکؓ، عبداللہبن ابی اوفیؓ، واثلہ ابن الاسقعؓ، ابوطفیلؓ، سہل ابن سعدؓ)

* آپؒ نے حج کے موقع پرعبداللہ بن الحارثؓ سے ایک حدیث سنی جسے روایت بھی کیا ہے۔" جس نے دین کی سمجھ حاصل کرلی اسکی فکروں کا علاج اللہکرتا ہے اور اس کو اِ س طرح روزی دیتا ہے کہ کسی کو شان و گمان بھی نہیں ہوتا"

سیاست میں حصہ

* آپ نے امام زین العابدین کی خلفائے بنو امیہ سے کشمکش میں مالی امداد کی

* خلیفہ مروان کے عہد خلافت میں کوفہ کے گورنر ابن حبیر نے آپ کو کوفہ کا قاضی مقرر کرنا چاہا انکار کے بعد آپ کو کوڑے لگائے گئے

* آپ نے عباسی کی حمایت کی مگر جب انہوں نے علوی کا خون بہانا شروع کیا تو حمایت روک دی

* نفس زکیہ کی عباسیوں کے خلاف مدد کی، اس الزام میں خلیفہ منصور نے امام مالک، ابن ابی زیب اور امام ابو حنیفہ کو دربار میں طلب کیا ، امام ابو حنیفہ نے نڈر ہوکر تنقید کی

* خلیفہ منصور نے بھی آپ کو بغداد کا قاضی مقرر کرنا چاہا ، آپ نے انکار کیا میں اس قابل نہیں، اس نے جھوٹ بولنے کا الزام لگایا توآپ نے فرمایا جھوٹا قاضی نہیں ہوسکتا، اس نے خود کوڑے لگائے

* دو دفعہ کوڑے کھائے، فتوی دینے پر پابندی لگائی گئی ، قید میں ڈالا گیا اور زہر دینے کی کوشش کی گئی جس سے آپ کی وفات ہوئی

* ۱۵۰ ہجری میں وفات ہوئی ، تدفین سے پہلے نمازجنازہ چھ دفعہ پڑھا گیا جس میں ہزاروں لوگوں نے شرکت کی ، بغداد میں دفن ہوئے

چند دلچسپ مناظرے/فتوے

* المنصور کے دربار میں ایک دہریے کے ساتھ مناظرہ اور اس کے چار سوالات

کیا خدا کا وجود ہے؟ اگر ہاں تو ہم اسے دیکھ کیوں نہیں سکتے، وہ اس وقت کیا کر رہا ہے، شیطان کو آگ میں کیسے جلایا جائے گا

* خارجیوں سے مناظرہ

* دہریوں کی ایک جماعت سے مناظرہ ، ایک کشتی خود بہ خود نہیں بن سکتی تو یہ دنیا کیسے خود بہ خود بن گئی

* پانی گرایا تو طلاق ، پیا تو طلاق ، پلایا تو طلاق --- مسئلہ کا حل

مختلف نظریوں اور فلسفوں کے فتنوں کا آغاز

* عثمانؓ اور علیؓ کے دورِ خلافت میں ہی چند پر فتن فرقوں نے جنم لیا مثلاً معتزلی، شیعہ ، جبریہ اور قادریہ وغیرہ

* امیہ خلفاء نے عیسائیوں کو مختلف حکومتی ذمہ داریوں پر مقرر کیا جنہوں نے مسلمانوں کے درمیان شگاف ڈالنا شروع کردیا

* عباسی خلافت کے دوران یونانی فلسفوں کے عربی ترجمے کئے گئے

امام ابو حنیفہ کی مختلف نظریات پر رائے

* چار خلفاء بہ درجات ابوبکرؓ ، عمرؓ ، عثمانؓ، علیؓ

* صحابہ کرامؓ سے محبت و تعظیم ، انھیں بدعادینے سے مکمل اجتناب

* ایمان اقرار و تصدیق کا نام ہے ، ایمان اور اسلام میں فرق ہے لیکن اسلام کے بغیر ایمان نہیں اور ایمان کے بغیر اسلام نہیں ہے

* ایمان، اسلام اور شرعی قوانین کو دین کا نام دیا گیا ہے

* گناہگار مسلمان کافر نہیں بلکہ وہ امت کا حصہ ہیں

* گناہ گار مسلمان کا احتساب ہوگا اور سزا بھی ہوگی لیکن وہ ہمیشہ جہنم میں نہ رہے گا

* امام ابو حنیفہ تقدیر پر بحث سے اجتناب خود بھی کرتے اور اپنے شاگردوں کو بھی یہی ہدایت دیتے

* انسان کا کوئی بھی عمل اللہ کی مرضی کے بغیر نہیں ہوتا لیکن انسان کو اختیار کی آزادی ہے

* معتزلی فلسفہ قرآن مخلوق ہے کے بارے میں رائے دینے ،تبصرہ کرنے سے امام ابو حنیفہ نے منع کیا

* عمل صالح وہ عمل ہے جو ایمان، اخلاص اور علم کے ساتھ کیا جائے

حنفی فقہ

* آپؒ فرماتے ہیں" ہم اولاً کتاب اللہ سے استدلال کرتے ہیں پھر سنت سے پھر صحابہؓ کے قضایا سے استدلال کرتے ہیں اور جس بات پر صحابہ کرامؓ متفق ہوں اس پر عمل کرتے ہیں اوراگر وہ کسی مسئلہ میں اختلاف رکھتے ہوں تو ہم اس مسئلہ کو دوسرے مسئلہ پر قیاس کرتے ہیں جب کہ دونوں میں وجہ اشتراک موجود ہو یہاں تک کہ اسکا معنی واضح ہو جائے'

* امام ابو حنیفہؒ نے قانونی /فقہی تحقیقات کے لیئے اپنے شاگردوں پر مشتمل ایک غیر سرکاری کمیٹی تشکیل دی ، ان میں سے حدیث ، عربی لغت ، تاریخ ، قیاس اور رائے سازی کے ماہرین شامل تھے

* ان کے بارے میں امام ابو حنیفہ خود کہتے ہیں " یہ چھتیس افراد ہیں جن میں سے ۲۸ قاضی بننے کی قابلیت رکھتے ہیں ، چھ فتاوی جاری کرسکتے ہیں اور دو مجتہدین ہیں"

* اپنے مبا حثوں میں یہ تمام شاگردمسئلہ کے ہر ممکنہ پہلوؤں پرکئی ہفتوں تک باہم تدبر کرتے اور فیصلہ تک پہنچنے کے بعد ابو یوسفؒ انہیں لکھ لیتے اور امام ابو حنیفہ سے تصدیق کرواتے ، اس طریقے سے تقریباً ۸۳۰۰۰ قانونی /فقہی مسائل فیصلے کے ساتھ ریکارڈ کئے گئے جن میں مستقبل کے امکانی مسائل بھی موجود تھے،انداز تحقیق اجتماعی تھا

امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ادلّہ فقیہّہ

۱) : کتاب اللہ
۲) : سنتِ رسول ﷺ
۳) : اقوالِ صحابہؓ
۴) : اجماع
۵) : قیاس
۶) : استحسان
۷) : عرف

۱) : کتاب اللہ

قرآن کی قرات نماز میں فارسی میں کرنے کی اجازت دی لیکن پھر ا س قول سے رجوع کرلیا

قرآن کی چند آیات کی وضاحت دوسری آیات یا احادیث سے ہوتی ہے

نسخ فی الایت دوسری آیت سے یا متواتر حدیث سے ہوتا ہے

۲) : سنتِ رسولﷺ

آپ کے نزدیک اہم ترین مصدر قرآن اور پھر سنت ؐ ہے (حدثِ معاذ بن جبلؓ اور عمرؓ کی قاضی شریحؒ کو تاکید)

قرآن کا حکم فرض ہے جبکہ سنت واجب ہے

جسے قرآن نے منع کیا وہ حرام اور جسے سنت نے منع کیا وہ مکروہ ہے

۳) : اقوالِ صحابہؓ

امام ابو حنیفہ صحابہ کے فتوی اور قول کو بھی قابل استدلال و واجب الاتباع سمجھتے ہیں

اگر کسی موقع پر صحابہ کی آراء مختلف ہوں تو آپ ان میں سے کوئی رائے منتخب کرلیتے تھے لیکن ان کی رائے

چھوڑ کر کسی دوسرے کی رائے کو اختیار نہیں کرتے تھے، صحابہ کی تقلید کرتے تھے

صحابہ کی رائے موجود نہ توخود اجتہاد کرتے اور تابعین کے رائے کی پیروی نہیں کرتے تھے

۴) : اجماع

امت کے علماء مجتہدین کا کسی مسئلہ کے حکم میں اتفاق کرنا اجماع کہلاتا ہے ۔امام ابو حنیفہ اجماع کی حجت کے قائل ہیں

آپؐ نے فرمایا ’’ میری امت گمراہی پر جمع نہ ہوگی‘‘

وہ مسائل جن کے بارے میں قرآن ، سنت، اقوالِ صحابہ یا اجماع موجود نہ ہو وہاں امام ابو حنیفہ اپنے اجتہاد سے کام لیتے ہیں

۵) : قیاس

قیاس کی تعریف یہ ہے کہ کسی غیر منصوص مسئلہ کا حکم ایسے مسئلہ پر قیاس کرکے معلوم کرنا جس کا حکم کتاب اللہیا سنت رسولؐ یا اجماع سے معلوم ہو اور حکم کی علت میں دونوں مشترک ہوں

مثالیں: شراب کا نشہ آور ہونا اس کے حرام ہونے کی علت ہے

۶) : استحسان

قیاس جلی / ظاہری قیاس کو چھوڑ کرخفی / باطنی قیاس کو ترجیح دینا تاکہ عوام الناس کے لیئے سہولت ہو اور تنگی کو ترک کردینا لیکن اس سے دین کی روح کو کوئی نقصان نہ پہنچے استحسان کہلاتا ہے

مثالیں : حدیث ” جو چیز تمہارے پاس نہیں اسے مت بیچو“اس پر بیع سلم کو مستثنی کردیا گیا ؛ بلی کے جھوٹے کو ناپاک قرار نہیں دیا گیا

۷) : عرف

جہاں کوئی دلیل شرعی نہ ہو وہاں عرف دلیل ہے، عرف وہ طور طریقے یا رواج جو تمام شہروں یا پورے ملک میں رائج ہوں لیکن وہ کتاب و سنت کے خلاف نہ ہوں

مثلاً : لباس

شاگرد

قاضی ابو یوسف، حماد بن ابو حنیفہ، ظفربن ہذیل، محمدبن حسن شیبانی، یحیٰ بن زکریا، ابن ابی زائدہ
حفص بن غیاث،حیبان ،مندل، قاسم بن معن ،سفیان ثوری

فقہ حنفی کی کتابیں

عالم و متعلم

الفقہ الاکبر

مسند امام ابو حنیفہؒ ۔۔۔ امام ابو یوسفؒ ، امام محمد بن حسن شیبانیؒ ۔۔۔ الاثار

جامع اصغیر، جامع کبیر،سیر کبیر، سیر صغیر ، ،مبسوط،زیادات(چھ کتابوں کا مجمو عہ : ظاہر الروایت ،

فقہ حنفی کے مستند اقوال اور اجتہادات) ۔۔۔ امام محمد بن حسن شیبانیؒ

الخراج ،مبسوط ۔۔۔۔ امام ابو یوسفؒ

امام شہاب زہری اور امام جعفر صادقؒ امام ابو حنیفہ اور امام مالک دونوں کے استاد تھے
امام ابو حنیفہؒ اپنے بیٹے حماد بن ابو حنیفہ اور محمد بن حسن شیبانی کو مدینہ بھیجتے ہیں کہ مالکی فقہ سیکھیں

وہ امام مالک کے متعلق کہتے ہیں
" میں نے ہزاروں آدمیوں سے مبا حث کئے لیکن امام مالک سے بڑھ کر سچ کو اتنی تیزی سے ماننے والا نہیں دیکھا"

امام شافعیؒ کہتے ہیں " تمام انسان فقہ میں ابو حنیفہ کے دست نگر اور محتاج ہیں"

اما م مالکؒ آپ کے بارے میں کہتے ہیں" یہ وہ شخص ہے جو اگر ستون کے بارے میں کہہ دے کہ یہ سونے کا ہے تو دلیل سے یہ بات ثابت کردے گا اور واقعتاً وہ ستون بھی ایسا ہی نکلے گا جیسا ابو حنیفہؒ نے بتایا ہوگا"

امام احمد بن حنبلؒ امام ابو یوسفؒ اور امام محمدحسن شیبانی اور امام شافعیؒ کے شاگرد ہیں ۔
اما م ابو یوسف ،امام حسن شیبانیؒ اور امام شافعیؒ امام مالک کے شاگرد ہیں

مالک بن انس ؒ

* مدینہ میں ۹۳ ھجری میں پیدا ہوئے، والدین یمن کے حمیر خاندان سے تھے

* دادا مالک بن ابو عامر اور چچا ابو سہیل نافع تابعی ، محدث اور صحاح کے ثقہ راویوں میں سے ہیں

* آپ کے اساتذہ میں سر فہرست نافعؒ (مولی ابن عمر) ہیں، ۳۰ سال ان کی صحبت سے مستفید ہوئے

* اس کے علاوہ محمد بن شہاب زہریؒ (سعید بن مسیبؒ کے شاگرد، داماد ابو ہریرۃؓ)، جعفر صادقؒ ، حسن بصریؒ

امام اوزاعیؒ ، ربیعہ الرائےتقریباً ۷۰ سے زائد اساتذہ سے مستفید ہوئے

* مسکن عبداللہبن مسعودؓ کا مکان تھا اور مجلس و نشست گاہ عمر فاروقؓ کا دولت خانہ تھا

* قرآن اور حدیث کے حافظ تھے، فقر میں حالت یہاں تک پہنچی کہ گھر کی چھت کی کڑیاں فروخت کیں مگر طلب علم کو ترجیح دی

* امام زہری سے ۴۰ احادیث کا بغیر املاء حفظ(گرہ باندھنا)

* امام نافع کے انتقال کے بعد ان کے خلقہ حدیث کے استاد مقرر ہوئے، ۷۰ شیوخ کی اجازت کے بعد فتاوی کا سلسلہ شروع کیا

* ہمیشہ مدینے میں رہے مگر کبھی جوتے یا سواری استعمال نہ کی، باوضو اور اچھی پوشاک زیب تن کرکے، عطر لگا کر درس دیتے(مجلسی آداب)

* امام شافعی چھ سال ان کی شاگردی میں رہے کہتے ہیں ہم ان کے درس کے وقت مودب اور رعب و وقار کے باعث ورق بھی نہ پلٹتے

* خلیفہ وقت ہارون رشید کو بھی مودب ہوکر درس میں عام لوگوں کی طرح شرکت کرنی پڑی، امام ابو حنیفہ نے بھی دروس میں شرکت کی

* خلیفہ ابو منصور کو مسجد نبوی میں باآوازبلند مناظرہ پر ڈانٹ دیا، ۵۰ سال تدریس کے دوارن کبھی زور سے نہ ہنسے

* شاگردوں سے احادیث کی قرات کراتے اور تصیح کرتے(تقریباً ۱۳۰۰ شاگرد وں کی تعداد بیان ہوئی ہے، افریقہ و اندلس بھی شامل ہیں)

* فیاضی و سخاوت

* خیالی سوالوں پر فتاوی سے پرہیز کرتے، اکثر کہتے لا ادری(میں نہیں جانتا)، ایک آدمی مراکش سے مسئلے کا حل پوچھنے آیا اسے بھی یہی جواب دیا

* ایک وقت یہ آیا کہ کہا جاتا مدینے میں آپ کے سوا کوئی فتوی نہ دے

* خواتین شاگردوں کی کثرت ، امام محمد حسن شیبانیؒ امام مالکؒ اور امام ابو حنیفہ دونوں کے شاگرد تھے

* بنو امیہ اور عباسی دونوں کی خلافت دیکھی، خلفاء کی حق پر حمایت کی لیکن ناانصافی اور ظلم پر باجرأت تنقید و نصیحت کی

* المنصور کے عہد خلافت میں طلاق جبری کے خلاف فتوی دیا ، مدینہ کے گورنر جعفربن سلیمان نے ۷۰ کوڑے لگوائے اور اونٹ پر بٹھا کر مدینے میں تشہیر کروائی مگر آپ نے فتوی نہ بدلا

* شاگردوں میں عبداللہ ابن وہب،عبد الرحمن بن قاسم ، اشہب بن عبد العزیزمشہور ہیں

* ہم عصر آئمہ، آئمہ محدثین، خلفائے وقت، امرائے بلاد، تابعین شیوخ وامام، آئمہ مجتہدین، فقہا، قضاۃ، زہاد و صوفیائے کرام،ادباء و شعراء، مورخین،مفسرآپ کے تلامیز میں شامل تھے ، اسکے بعد آنے والے آئمہ محدثین بھی کسی نہ کسی واسطے سے آپ سے منسلک تھے

فقہ مالکی کی کتابوں میں مؤطاامام امالک،رسالۃ مالک الرشید(خلیفہ کو نصیحت)،المدونۃ(امام مالک کے اقوال و فتاوی ابن قاسم ، اسد بن فرات کی تدوین) ،الواضحہ، العتیہ ،الموازیہ

الموطا امام مالکؒ

* فقہائے حجاز نے ابن عمرؓ ، ابن عباسؓ اور عائشہؓ کے فتاوی جمع کئے، فقہائے عراق نے ابن مسعودؓ، علیؓ (نہج البلاغہ)، حماد ،ابراہیم نخعیؒ اور قاضی شریحؒ کے فتاوی جمع کئے مگر سب سے پہلی کتاب امام مالک کی مؤطا ہے

*امام مالک ؒ چالیس سال تک المؤطا کی تالیف میں مصروف و مشغول رہے

* بخاری کی مشہور صحیح سند ---- مالکؒ سے نافعؒ سے ابن عمرؓ Golden Chain

* مؤطا میں فقہ کا ماخذ : حدیث چاہے وہ ضعیف،منقطع،موقوف یا مرسل ہو، مدینے میں جس پر اجماع ہو، اقوال تابعین ، اجماع علماء ، قیاس، مدینے کے لوگوں کی اتفاق رائے

امام شافعی کہتے ہیں ” روئے زمین پر کتاب اللہ کے بعد کوئی کتاب موطا امام مالک سے زیادہ صحیح نہیں ہے“

امام مالک کی مختلف نظریات پر رائے

* ایمان الفاظ اور عمل دونوں کا مجموعہ ہے

* اہل سنت وہ لوگ ہیں جن کا کوئی نام نہیں مثلاً شیعہ، قادریہ، جبریہ ، باطنیہ، معتزلہ وغیرہ

* اللہ تخت سلطنت پر برجمان ہے ۔ کیوں ہمیں نہیں معلوم

* تقدیر : مطلق آزادی اور مطلق جبر کے درمیان کی راہ

* گناہگار بھی مسلمان ہے

* قرآن اللہ کا کلام(صفت) ہے

* خلفائے راشدین کی ترتیب : ابو بکرؓ ، عمرؓ، عثمانؓ

امام مالکؒ کے نزدیک ادلّہ فقیہّہ

۱) : کتاب اللہ

۲) : سنتِ رسولﷺ

۳) : فتاوی صحابہؓ

۴) :فتاوی تابعین

۵) : اجماع

۶) : قیاس

۷) : استحسان

۸) : مصالح مرسلہ

۹) : سد زریعہ

۱۰) : عرف

۱) : کتاب اللہ

قرآن میں تمام تر شریعت شامل ہے اور سنت اس کی عملی تشریح ہے۔ ظاہری متن کی وضاحت سنت اور دوسری قرآنی آیات سے کی جا سکتی ہیں

۲) : سنتِ رسولﷺ

سنت قرآن کی تین طریقوں سے وضاحت ہے --- سنت قرآن کے فیصلوں کی توثیق ہے کوئی اضافہ نہیں ہے ؛

سنت قرآن کے احکامات کے مقصد کو واضح کرتی ہے ان کی حد مت اور ترتیب بتاتی ہے مثلاً نماز اور زکوۃ ؛

جہاں قرآن خاموش ہے سنت وہاں وضاحت کرتی ہے مثلاً ایک آدمی کی شہادت اور دو گواہوں کی شہادت

۳) : فتاوی صحابہؓ

امام مالکؒ صحابہ کے فتاوی کو فقہ کا ماخذ مانتے ہیں(بعض اوقات حدیث کے مقابل بھی)

۴) :فتاوی تابعین

تابعین میں سے الزہریؒ اور عمر بن عبد العزیزؒ کے فتاوی کو تسلیم کرتے ہیں

۵) : اجماع

فقہ مالکی تعامل اہل مدینہ کے لیئے مشہور ہے، جس پر اہل مدینہ کا اتفاق یا اجماع ہو

اس کے لیئے احد حدیث کو بھی رد کر دیتے ہیں(مدینے میں صحابہ کا جم غفیر موجود رہنا)

۶) : قیاس

اگر قرآن و سنت میں واضح حکم نہ ہوتو کسی دوسرے ملتے جلتے مسئلہ سے حل ڈھونڈا جائے گا(قیاس سے خبر واحد کو رد بھی کردیتے ہیں)

۷) : استحسان

مالک استحسان کو علم کا ۱۰/۹ گردانتے ہیں۔ وہ قیاس کا استعمال صرف جب کرتے ہیں جب وہ مفید ہو ورنہ اکثر مسائل میں استحسان استعمال کرتے ہیں

۸) : مصالح مرسلہ

مصالح انسانی کو حکم کی بنیاد بناناجو معاشرے کے لیئے مفید ہوں مثلاً جان بچانا ، تقدیس، مال، عزت --- جمع قرآن، عہد فاروقی میں شراب کی حد، ملاوٹ کے مال کو ضائع کردینا ، تمام قاتلوں و مددگاروں کو سزا وغیرہ

۹) : سد زریعہ

جو چیز حرام و ناجائز امر کا باعث بنے وہ بھی ممنوع ہوگی ، وہ امر جوشریعت میں مطلوب کی طرف لے جائیں وہ بھی مطلوب ہوں گے

مثلاً : جمعہ کی نماز کے وقت تجارت کا ممنوع ہونا ، اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی، غیر محرم کے ساتھ سفر، قبروں پر مساجد کی تعمیر، خرید و فروخت کے معاملہ کے ساتھ قرض

۱۰) : عرف

امام مالک معاشرے کے ان رواج کواہمیت دیتے ہیں جو قرآن و سنت کی تعلیمات اور عوامی بہبود کے خلاف نہ ہو ۔ وہ اسے قیاس پر ترجیح دیتے ہیں

مثلاًرواج کے مطابق ابوسفیان کے مال میں اپنی اور اپنے بچوں کی ضروریات کے لیئے لے لو

امام ابو حنیفہؒ امام مالک کے متعلق کہتے ہیں
”میں نے ہزاروں آدمیوں سے مبا حث کئے لیکن امام مالک سے بڑھ کر سچ کو اتنی تیزی سے ماننے والا نہیں دیکھا“

امام مالکؒ خود فرماتے ہیں” رسول اللہﷺ کے کلام کے سوا کسی بھی آدمی کے کلام کو قبول یا رد کیا جاسکتا ہے(یعنی آئمہ کی بات میں بھی قبول ورد کی گنجائش ہوتی ہے)“

امام شافعیؒ فرماتے ہیں” اگر امام مالک و سفیان نہ ہوتے تو علم حجاز سے چلا جاتا‘

امام شافعیؒ فرماتے تھے” حدیث آئے تو مالک ستارہ ہیں“

امام احمد بن حنبلؒ سے کسی نے پوچھا کہ ” اگر کسی کی حدیث وہ زبانی یاد کرنی چاہے تو کس کی کرے ؟“ جواب دیا کہ مالک بن انسؓ کی“

امام الشافعی رحؒ

* غزہ (فلسطین)میں ۱۵۰ ھجری میں ایک غریب قریشی خاندان میں پیدا ہوئے

* نام : محمد ابن ادریس ، ماں کے ساتھ دو سال کی عمر میں یہ بچہ مکہ آگیا

* علم کا حصول شروع ہوا، ۷ برس کی عمر میں قرآن اور ۹ برس کی عمر میں مؤطاامام مالکؒ حفظ کی

* قبیلہ ہذیل سے تین سال لغت ، عربی ادب اور گھڑ سواری سیکھی

* ۱۵ سال کی عمر میں مفتی بن گئے(امام مسلم بن خالد الزنگی سے فتوی دینے کی سند ملی)

* محدثین اور علماء سے جو سنتے حفظ ہو جاتا پھر اسے لکھ لیتے

* مدینہ جا کر امام مالکؒ کی شاگردی اختیار کی اور ان سے ان کی وفات تک حدیث اور فقہ کا علم حاصل کیا

* قرآن، حدیث اور سنت کے علم کے حصول کے لیئے تقریباً ۸۰ شیوخ سے مستفید ہوئے

* یمن کا گورنر آپ کو بحیثیت قاضی اپنے ساتھ نجران لے گیا،آپ نے بے انصافی اور غلط فیصلوں پر احتساب کیا تو وہ ناراض ہو گیا

*گورنر نے امام شافعی پرخاندان علوی کی حمایت کا الزام لگا کر انھیں قید کیا اور نو علویوں کے ہمراہ بہ پایہ زنجیر خلیفہ ہارون رشید کے پاس بھیج دیا

* امام محمد حسن شیبانیؒ (جو انکے ساتھ امام مالک کے شاگرد تھے) نے انھیں پھانسی کی سزا سے بچایا

* رہائی کے بعد بغداد میں مقیم رہے اور امام شیبانی کی شاگردی اختیار کی اور ان سے حنفی فقہ سیکھی

امام ابو حنیفہ کے مزار پر امام شافعی پہنچے تو مسئلہ قنوت اور رفع الیدین میں ادب کرتے ہوئے امام ابو حنیفہ کے مسلک کو اختیار کیا

* ۳۶ سال کی عمر میں مکہ واپس آئے اور حرم میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا ، امام احمد بن حنبلؒ آپ کے شاگرد بنے

* مکہ میں اس وقت امام شافعی نے نئے فقہ(شافعی فقہ) کی بنیاد ڈالی -- مدنی مالکی فقہ اور عراقی حنفی فقہ کا آمیزہ -- اسے المذہب القدیم لِلامام الشافعی کہا جاتا ہے

* مکہ میں نو سال مقیم رہے ، آپ نے اصول فقہ کی تدوین کی بنیاد دالی اور اجتہاد کی حدیں بیان فرمائیں

* ہر سال قرآن کریم کا دورہ فرماتے --- آپ مکہ میں ابن عباسؓ ، مدینہ میں ابن عمرؓ اور عراق میں ابن مسعودؓ تینوں ہی فقہ و تفسیری مکاتب سے مستفید ہوئے

* ۱۹۵ ھجری میں دوبارہ بغداد تشریف لائے اور تین سال وہیں مقیم رہے ، اس قیام میں بہت سے مسائل اور احکام فقہ میں فقہاء عراق کے مطابق نظر ثانی کی

* فیاضی و سخاوت

* آپ نے فقہ کو ایک مکمل سائنس کی شکل دی، اجتہاد اور استنباط کی ضابطہ بندی کی۔ اصول فقہ کی اولین کتاب ''الرسالہ'' تصنیف کی

* ۱۹۹ ھجری میں خلیفہ مامون کے برسر اقتدار آنے کے بعد معتزلی کنٹرول ہونے پر مصر تشریف لے گئے اور تقریباً چار سال وہاں رہے

* مصر میں امام مالکؒ کے شاگرد لیث ابن سعد فقہ مالکی (اہل حدیث) کی ترویج کر چکے تھے

* آپ نے اپنی آراء اور اجتہاد پر مکمل نظر ثانی فرمائی اور سابقہ رائے سے رجوع کیا --- اسے المذہب الجدید لِلامام الشافعی کہتے ہیں

* مصر میں امام جعفر صادقؒ کی بیٹی نفیسہؒ کے شاگرد رہے ، وہ فقہ اور حدیث کی ماہر گردانی جاتی تھیں

* امام شافعیؒ نے تمام فقہی مذاہب کیلیئے وسعت نظری کا رویہ اختیار کیا ، ممکنہ حد تک اختلاف سے بچنے کی سعی کی

* مصر میں اپنے قیام کے دوارن جب انہوں نے لوگوں کو احادیث نبوی کو نظر انداز کرتے اور امام مالکؒ کی انتہا پسندانہ محبت میں بدعات کرتے دیکھا تو سخت تنقید کی

* حدیث کی اہمیت کی وضاحت کے لیئے ”امام مالک سے اختلاف“ (ایک سال کے استخارے کے بعد)لکھی --- آپ کو ” ناصر الحدیث“کہا جاتا ہے

* اس کتاب نے مخالفتوں اور مالکی علماء کی برہمی کا طوفان برپا کردیا، چند معتصب معتقدین نے تشدد کا راستہ اختیار کیا اور آپ کو زود کوب کیا گیا

* آپ بیمار پڑ گئے اور ۵۴ برسی عمر میں ۲۰۴ ھجری میں انتقال فرما گئے

ہر صدی کا ایک مجدد ہے، پہلی صدی کے مجتہد عمر بن عبدالعزیز اور دوسری صدی کے مجدد امام شافعی ہیں

امام شافعیؒ کی تحریریں

الحجہ ، الرسالہ، المبسوط، الامم، کتاب السیر ، مختصر، الام، عراق سے اختلاف،

مالک سے اختلاف ۔۔۔ تقریباً ۱۰۰ کے قریب کتابیں آپ سے منسوب کی جاتی ہیں

امام شافعیؒ کے شاگرد

آپ کے شاگردوں میں امام بخاری کے استاد عبداللہبن زبیر حمیدیؒ شامل ہیں

آپ کے شاگردوں میں امام احمد بن حنبل، ابو ابراہیم مزنی، بویطی، ربیعہ الرائے شامل تھے

امام شافعیؒ کی مختلف نظریات پر رائے

* ایمان کو وہ تصدیق اور عمل کا مجموعہ قرار دیتے ، ایمان ان کے نزدیک عمل سے گھٹتا بڑھتا ہے

* علم الکلام کی فضول بحثوں میں مشغول ہونے والوں کے بارے میں امام شافعیؒ نے فرمایا " ان کے بارے میں میرا فیصلہ یہ ہے کہ چھڑی سے ان کی پٹائی کی جائے"

* قرآن کو وہ اللہ کا غیر مخلوق کلام سمجھتے تھے

* اعمال کو وہ انسان کی تخلیق کے بجائے ان کا اختیار سمجھتے تھے

* خلافت کو وہ قریش کے لیئے مخصوص سمجھتے تاہم ہاشمی کی قید نہیں البتہ تمام لوگوں کی بیعت ضروری ہے

امام شافعیؒ کے نزدیک ادلّہ فقیہّہ

۱) : کتاب اللہ

۲) : سنتِ رسولﷺ

۳) : فتاوی صحابہؓ

۴) : اجماع

۵) : قیاس

۱) : کتاب اللہ

قرآن شریعت کا محور ہے لیکن اس کی وضاحت کے لیئے سنت کی ضرورت ہے۔ امام شافعیؒ قرآن ا و رمستند سنت کو ایک ہی درجہ دیتے ہیں ، ان کے نزدیک متواتر حدیث سے نسخ قرآن ہو سکتا ہے

۲) : سنتِ رسول ﷺ

سنت کی حیثیت کتاب اللہ کے بیان کی ہے مثلاً طریقہ نماز، شرح زکوٰۃ

جہاں آیات میں اجمال و احتمال ہو سنت اس کی وضاحت کرتی ہے ، سنت احکام کے عمومی یا خاص ہونے کی وضاحت کرتی ہے، سنت ناسخ و منسوخ کو واضح کرتی ہے

کتاب و حکمت میں حکمت سے مراد ان کے نزدیک سنت ہے، وہ حدیث کے ظاہری معنی لیتے ہیں اور توجیہات و تاویلات سے گریز کرتے ہیں، سند حدیث پر خاص زور ہے

۳) : فتاوی صحابہؓ

* وہ اقوال صحابہ کو دلیل مانتے ہیں جب تک ان میں آپس میں اتفاق ہو، اختلاف کی صورت میں جمہور کی رائے یا قیاس کیا جائے گا کہ کس کی رائے قرآن و سنت سے زیادہ قریب ہے۔ تابعین کے اقوال کو اختلاف میں دلیل نہیں مانتے

۴) : اجماع

اجماع امام شافعی کے نزدیک حجت ہے ۔۔۔ وہ احکام جن پر قرآن و سنت میں سراحت نہ ہو اور مسلمانوں میں اتفاق ہو تاہم صرف اہل مدینہ کے تعامل کے قائل نہیں احد حدیث ان کے نزدیک اجماع پر درجہ رکھتی ہے

۵) : قیاس

اگر قرآن و سنت میں واضح حکم نہ ہوتو کسی دوسرے ملتے جلتے مسئلے سے حل ڈھونڈا جائے گا اسے قیاس کہتے ہیں۔

قیاس تین ذریعوں سے ہوگا : کتاب اللہ پر قیاس، سنت پر قیاس اور اجماع پر قیاس

امام شافعی وہ پہلے امام ہیں جنہوں نے قیاس کے قواعد متعین کئے، درجات متعین کئے اور قبول و اعتبار کے لحاظ سے ترتیب قائم کی

استحسان، عرف

استحسان ان کے نزدیک لذت اندوزی /خواہشات نفس ہے اسے آزاد فکری و آزاد خیالی کے سبب رد کرتے ہیں

وہ عمومی رسوم و رواج جو دین کے خلاف نہ ہو امام شافعی انہیں فقہ کا ماخذ نہیں بناتے

امام شافعی فرماتے ہیں” لوگ فقہ میں اہل عراق کے محتاج ہیں“

” ہمارے بعض لوگ مسائل میں امام ابو حنیفہ کی شان کم کرنا چاہتے ہیں حالانکہ ان کی شخصیت کو پہچان لینا ہی ان لوگوں کے لیئے کافی ہے“

امام ابو حنیفہ کے شاگرد کے بارے میں کہتے ہیں” میں نے محمد بن الحسن سے زیادہ بڑھکر عقلمند اور ان سے زیادہ فصیح شخص نہیں دیکھا، میں نے ان سے ایک اونٹ کے وزن برابر کتابوں کا علم حاصل کیا ہے“

امام شافعیؒ فرماتے تھے” حدیث آئے تو مالک ستارہ ہیں“

امام شافعیؒ فرماتے ہیں” اگر امام مالک و سفیان نہ ہوتے تو علم حجاز سے چلا جاتا‘

امام احمد بن حنبلؒ امام شافعی کے متعلق کہتے ہیں

”کتاب اللہ کو سمجھنے میں اس نوجوان امام شافعی سے زائد سمجھنے والا آدمی میں نے نہیں دیکھا“

” شافعی حدیث کے بہترین شارح تھے اور اس باب میں ان کی رائے بہت اچھی تھی “

امام محمد حسن شیبانی کہتے ہیں” اگر کوئی عالم حدیث بولے گا تو وہ شافعی ہی کی زبان ہوگی“

امام احمد بن حنبلؒ

* بغداد میں ۱۶۴ ھجری میں ایک غریب خاندان میں پیدائش ہوئی

* بچپن میں ہی قرآن حفظ کیا، اما م ا بو یوسف (امام ابو حنیفہؒ کے شاگرد) کی شاگردی اختیار کی، اس کے علاوہ امام محمد حسن شیبانی سے بھی مستفید ہوئے

* سماعت حدیث کے لیئے حجاز، یمن، شام اور کوفہ کے سفر کئے

* پانچ حج کئے جن میں سے تین پیدل کئے تاکہ دوران سفر مختلف محدثین سے حدیثوں کی سماعت ہوسکے

* امام شافعی کے ہر دلعزیز شاگردوں میں سے ایک تھے، انہی سے اصول فقہ کی تعلیم لی، وہ امام شافعی کو اس صدی کا مجددِدین قرار دیتے ہیں

* امام یحی بن معین کے ہمراہ امام عبد الرزاق بن حمام ؒ مشہور محدث سے سماعت حدیث کے لیئے یمن کا سفر کیا

* جو سنتے یاد ہو جاتا ، تقریباً ایک ملین(دس لاکھ) احادیث حفظ تھیں، لوگوں کو فراغدلی سے معاف کر دیتے سوائے بدعتی

* ۴۰ سال کی عمر میں حدیث کی تدریس کا سلسلہ شروع کیا ، اکثر ۵۰۰۰ سے زائد افراد ان کا لیکچر سنتے

* غربت کی زندگی گزاری، ہارون رشید نے یمن کا قاضی بننے کی پیشکش کی اسے قبول نہ کیا(بیٹے اور چچا نے حکومتی عہدے قبول کئے تو ان کے گھر کھانا نہ کھاتے)

* معاش کے لیئے فصل کی کٹائی پر خوشہ چینی کرتے یا قلی/لوگوں کا سامان ڈھوکر گزر اوقات ہوتی، ایک دفعہ امام شافعی نے خلیفہ سے نوکری دلوانے کی پیشکش کی تو اسے رد کردیا

امام احمد بن حنبلؒ کی مختلف نظریات پر رائے

* امام احمد بن حنبلؒ کہتے ایمان الفاظ اور عمل ہے جو گھٹتا اور بڑھتا ہے۔ تقوی ایمان سے ہے اور نافرمانی کے کاموں سے ایمان کم ہو جاتا ہے

* توحید کا اقرار و حمایت کرنے والے کو وہ کافر نہیں گرداتے تھے چاہے وہ کبائر کا مرتب ہی کیوں نہ ہو

* آپ تقدیر پر ایمان رکھتے تھے اور فرماتے انسان جو بھی کرتا ہے وہ تقدیر اور مشیت الہی سے ہوتا ہے

* آپ قرآن کو اللہ کا کلام کہتے اور آپ کے نزدیک اللہ کا کلام اس کی تخلیق یا مخلوق نہیں ہے

فتنہ خلق قرآن

* خلیفہ مامون نے معتزلی علماء کے عقیدے قرآن مخلوق اور محدث ہے کی پیروی پر جبراً یہ مسلک عوام اور علمائے کرام پر لاگو کردیا ، انکار کی صورت میں سخت سزائیں دی گئیں

* امام احمد بن حنبلؒ اور محمد بن نوح نیشاپوریؒ آزمائش کے اس مرحلے پر ثابت قدم رہے، انھیں قید کردیا ، زنجیروں اور بھاری بیڑیوں میں رکھے گئے ،دونوں اپنے موقف پر ڈٹے رہے، محمد بن نوح حالتِ قید میں انتقال فرما گئے

* مامون کا انتقال ہوا اور معتصم خلیفہ بنا، وہ خلق قرآن کے عقیدے پر مامون سے زیادہ سخت گیر ثابت ہوا، وزیر محمد بن ابی داؤد اور عبد الرحمن دونوں معتزلی علماء سے مناظرہ ہوا مگر باجرأت اپنا موقف پیش کیا

* ہاتھ پاؤں بندھوا کر کوڑے برسوائے گئے ، بے ہوش ہو جاتے مگر یہی کہتے رہے کہ اگر کوئی دلیل قرآن و حدیث سے پیش کرو تو میں ماننے کے لیئے تیار ہوں

* وہ سپاہی جس نے کوڑے برسوائے بعد میں تائب ہوا خود کہتا ہے کہ اگر کسی ہاتھی پر بھی اتنا ظلم ہوتا تو وہ ہمت ہار دیتا مگر احمد بن حنبلؒ ثابت قدم رہے

* شدید تشدد سے بیمار پڑ گئے تو خلیفہ واثق نے انھیں ان کے گھر میں نظر بند کروا دیا چھ سال بعد میں خلیفہ متوکل نے نظر بندی بھی ختم کردی

* بستر مرگ پر اتنے لوگ مزاج پرسی کے لیئے آتے کہ گھر بھر جاتا ، گورنر کو عیادت کو آنے والوں کو روکنے کے لیئے گارڈ مقرر کرنا پڑا

* ۲۴۱ ہجری میں وفات پائی ، تقریباً ۳۰۰،۰۰۰ لوگوں نے نمازِ جنازہ ادا کی

مسند احمد

* ثقہ راویوں اور قابل اعتماد محدثین سے احادیث رسولﷺ کو اپنی تمام زندگی جمع کرتے رہے۔ مسند احمد میں مکرر حدیثیں ہٹا کر تقریباً ۲۸۰۰۰احادیث ہیں اور اگر مکرر حدیثوں کو گنا جائے تو ۴۰۰۰۰ ہیں

* اس کتاب میں سند کے اعتبار سے حدیثیں ترتیب دی گئیں یعنی ہر صحابی، تابعی، تبع تابعین کی روایات کو اکٹھا کیا گیاپھر ابواب فقہ کے اعتبار سے بھی ترتیب دیا

امام شافعی کہتے ہیں امام احمد بن حنبل آٹھ چیزوں میں درجہ امامت پر فائز تھے: قرآن،حدیث، فقہ، لغت، فقر، زہد،ورع اور سنت

امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک ادلّہ فقیہّہ

* امام احمد بن حنبلؒ فرضی سوالات کا کبھی جواب نہیں دیتے

* قرآن اور حدیث کے متن کو خاص اہمیت دیتے، فقہ شافعی کی طرح احکام الٰہی کی عمومی اور خصوصی تخصیص کرتے ہیں

* صحابہ کے بلا اختلاف فتاوی کی اہمیت قرآن و حدیث کے بعد سب سے زیادہ تھی

* صحابہ میں اختلاف ہو تو وہ فتوی لیتے تو متن کے قریب تر ہو

* مرسل اور ضعیف حدیث کو قیاس و اجماع پر ترجیح دیتے، اگر صحابہ میں اختلاف ہو تو اجماع کے بجائے قیاس کو ترجیح دیتے

* قیاس کی اجازت دیتے مگر خود استعمال کم سے کم ہوتا

* مصالحہ مرسلہ(وامی افادیت)کا اعتبار ہے

* فقہ مالکی کے جیسے سد ذریعہ کو فقہ کا ماخذ تسلیم کرتے ہیں

* استصحاب --- ماضی میں جو چیز ثابت ہو مستقبل میں بھی اس کو ثابت مانا جائے گا

کتاب اللہ

حنفی اور مالکی

- اختلاف کی صورت میں قرآنی احکام کا احد حدیث سے موازنہ ہو گا
- احناف اس کا استعمال معیاری اصول کے طور پر کرتے ہیں جبکہ مالکی کچھ مواقعوں پر

شافعی اور حنبلی

- اختلافی مسائل میں بھی سنت قرآنی احکام کو مکمل طور پر واضح کرتی ہے
- سنت قرآن کے ظاہری متن کے وضاحت ہے اور کچھ احکام کی صراحت ہے

سنتِ رسول ﷺ

حنبلی

- شافعی اصول ہی ہے تاہم متضاد روایت کی صورت میں ایک مسئلہ پر کئی آراء ہوسکتی ہیں
- وہ روایت ترجیح دی جائیں گی جو امام حنبل کے اساتذہ نے روایت کیں

شافعی

- سند حدیث ثقہ ہو تو اس پر عمل ہوگا خواہ وہ سماجی طریقوں سے متاضاد ہو
- سنت احکام قرآنی کی وضاحت کے ساتھ اس کا تعین بھی کرتی ہے
- قرآن اور سنت ایک ہی درجے کے ماخذ ہیں

مالکی

- روایت مدینے کے رواج کے مطابق ہو
- مدینے میں مقیم صحابہ اور راویوں کو ترجیح ہوگی

حنفی

- احد حدیث قابل قبول ہے اگر وہ کسی قرآنی حکم سے متضاد نہ ہو، تصادم کی صورت ناقابل مصالحت ہوگی اور قرآنی حکم کوترجیح ہوگی
- راوی اپنے بیان کے بر عکس عمل نہ کرتا ہو

اجماع

حنبلی

- صحابہ کا اجماع جو دین کے اصولوں کے مطابق ہے ، صحابہ کے علاوہ اجماع قبول نہیں

شافعی

- دین کے اصولوں پر کیا گیا اجماع قابل قبول ہے

مالکی

- صرف مدینے کے مجتہدین کا اجماع قابل قبول ہے

حنفی

- مجتہد ین کا اجتہاد قابل بقول ہے خواہ وہ کسی وقت اور جغرافیائی خطے سے ہوں

قیاس

حنبلی

- شافعی اصول کے مطابق تاہم قیاس کا استعمال بہت کم ہے
- استصحاب، سد زریعہ ، مصالحہ اور استحسان کا ستعمال مگر درع اور احتیاط سے

شافعی

- استحسان استعمال نہیں کرتے
- مصالحہ اور سدِّ ذریعہ کا استعمال
- اصول قائم کرنیکے لیئے قیاس کو استعمال کرتے ہیں

مالکی

- اجتہاد کا استعمال حنفی سے کم ہوتا ہے
- مصالحہ مراسلہ (جائز عوامی بہبود) عرف (مقامی رواج و دستور) سدِّ ذریعہ

حنفی

- دوسرے مذاہب کے مقابلے میں قیاس کا استعمال کثرت سے ہے تاکہ نصوص کے احکام کی وسعت ہو
- استحسان، عرف اور عوامی ضرورت کو ماخذ تسلیم کرتے ہیں
- قوانین سے نتیجہ اخذ کرتے ہوئے، اصول وضع کرتے ہوئے استدلالی انداز کا استعمال

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں" تمہارے علم میں یہ بات ہونی چاہیئے کہ چوتھی صدی ہجری سے بیشتر جملہ اہل اسلام کسی ایک معین مذہب کی خاص تقلید پر نہ تھے"

امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں " جسے میرے اجتہاد و استنباط کی دلیل(قرآن و حدیث سے) معلوم نہ ہو اس کے لئے حرام ہے کہ میرے کلام سے فتوی دے"

امام مالکؒ کا نقطہ نظر ہے " لوگو! میں ایک انسان ہوں کبھی میری بات ٹھیک ہوتی ہے اور کبھی غلط، تم میری اس بات کو لے لو جو کتاب و سنت کے مطابق ہو اور جو اس کے خلاف ہو اسے چھوڑ دو"

امام شافعیؒ کا قول ہے " صحیح حدیث ہی میرا مذہب ہے جب تم میرے اجتہاد و استنباط کو حدیث کے خلاف پاؤ تو حدیث پر عمل کرو اور میرے قول کو دیوار پر دے مارو"

امام احمد بن حنبلؒ کا ارشاد ہے " خبردار ! کبھی میری تقلید نہ کرنا اور نہ امام مالکؒ کی ، نہ اوزاعی کی اور نہ ثوری کی بلکہ جہاں سے یہ بزرگ احکام لیا کرتے تھے وہیں سے تم بھی لیا کرو یعنی قرآن و حدیث سے"

* ہر مسئلہ کے حل کے لیئے ہم اس کے ماہر کے پاس جاتے ہیں تاکہ وہ ہمیں اپنے علم کی روشنی میں حل بتا سکے

* فقہا اپنے علم و اجتہاد کی بنا پر قرآن و سنت کی روشنی میں فتوی دیتے ہیں

* چاروں مذاہب قابلِ احترام ہیں

* فقہا کا اختلاف امت کے لیئے نعمت ہے ، یہ ہمارا متعصبانہ رویہ ہے جو اسے زحمت بنا دیتا ہے۔ رائے کا اختلاف وسعت اور آسانی لاتا ہے

* چاروں آئمہ کی جڑ ایک ہی ہے ، وہ ایک دوسرے کا احترام کرتے اور اندھی تقلید و تعصب کے مخالف تھے

” اہل ذکر سے پوچھ لو اگر تم خود نہیں جانتے “ (سورۃ النحل آیت ۴۳)